قرآنیات

البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ البقرۃ

(۱۷)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ
بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ
قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) جب اِن سے اصرار کیا جاتا ہے کہ اُس چیز کو مان لو جو اللہ نے اتاری ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اُسے ہی مانتے ہیں جو ہم پر اترا ہے اور (اِس طرح) جو کچھ اُس کے علاوہ ہے، اُس کا صاف انکار کر دیتے ہیں[۲۲۵]، دراں حالیکہ وہی حق ہے[۲۲۶]، اُن پیشین گوئیوں کے ٹھیک مطابق جو ان کے ہاں موجود ہیں۔ اِن سے پوچھو، (وہ ہدایت جو تم پر اتری ہے)، اگر تم (اُس کے) ماننے والے ہو تو اِس سے پہلے پھر اللہ کے (اُن) نبیوں کو قتل کیوں کرتے رہے ہو (جو تمھاری

۲۲۵۔ یعنی تورات کے بعد اب وہ کسی چیز پر ایمان لانے کے قائل نہیں ہیں۔

۲۲۶۔ یعنی تورات کی پیشین گوئیوں کے مطابق اب قرآن ہی صحیفۂ حق ہے۔

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا

طرف آئے) اور (تمھیں معلوم ہے کہ) موسیٰ تمھارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آیا، پھر اُس کے پیچھے تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اور اُس وقت تم بڑے ہی ظلم کا ارتکاب کر رہے تھے[۲۲۷]۔ اور یاد کرو، جب ہم نے تم سے عہد لیا اور طور کو تم پر اٹھا دیا اور حکم دیا کہ یہ جو کچھ ہم نے تمھیں دیا ہے، اِسے مضبوطی سے پکڑو، اور سنو اور مانو تو (تمھارے بزرگوں نے جو رویہ اُس کے ساتھ اختیار کیا، اُس نے بتا دیا کہ) اُنھوں نے (گویا اُس وقت یہی) کہا کہ ہم نے سنا اور نہیں مانا۔ اور اُن کے اِس کفر کے باعث بچھڑے کی پرستش اُن کے دلوں میں بسا دی گئی۔ اِن سے پوچھو، اگر تم ماننے والے ہو تو کیا ہی بری ہیں یہ باتیں جو تمھارا یہ ایمان تمھیں سکھاتا ہے۔ ۹۱-۹۳

اِن[۲۲۸] سے کہو، اگر آخرت کا گھر اللہ کے نزدیک، سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف تمھارے ہی لیے

۲۲۷۔ اصل الفاظ ہیں: 'وانتم ظٰلمون'۔ قرآن کی رو سے سب سے بڑا ظلم چونکہ شرک ہے، اس لیے 'وانتم ظٰلمون' یہاں ٹھیک 'وانتم مشرکون' کے مفہوم میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تورات پر اپنے ایمان کے دعوے میں اگر تم سچے ہو تو سیدنا موسیٰ کے دنیا میں ہوتے ہوئے بچھڑے کی پرستش کر کے پھر تم نے اس ظلم کا ارتکاب کیوں کیا؟ پچھلے نبیوں نے بنی اسرائیل کی تاریخ کے اسی شرم ناک واقعے کی طرف تعریض کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ: اے اسرائیل، تو تو وہ ہے کہ تو نے پہلی شب میں بے وفائی کی۔

۲۲۸۔ پچھلی دو فصلیں جس مضمون پر ختم ہوئی ہیں، یہود پر اتمامِ حجت کے اس سلسلۂ بیان کی یہ تیسری فصل بھی اسی مضمون پر ختم ہو رہی ہے۔

الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

خاص ہے[۲۲۹] تو مرنے کی تمنا کرو، اگر تم (اپنے اِس دعوے میں) سچے ہو[۲۳۰]۔ اور (تم دیکھو گے کہ) اپنے ہاتھوں کی جو کمائی یہ آگے بھیج چکے ہیں، اُس کے باعث یہ کبھی اِس کی تمنا نہ کریں گے۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ ان ظالموں سے خوب واقف ہے۔ ۹۴—۹۵

اور تم اِنھیں سب سے بڑھ کر جینے کا حریص پاؤ گے، اور حد یہ ہے کہ اُن لوگوں سے بھی بڑھ کر جنھوں نے شرک کو اپنا مذہب بنایا ہے[۲۳۱]۔ اِن میں ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ کاش وہ ہزار سال جیتا رہے، دراں حالیکہ اگر یہ عمر بھی اُس کو مل جائے تو (اِس سے) وہ اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکے گا۔ اور (اس میں شبہ نہیں کہ) جو کچھ یہ کرتے ہیں، اللہ اُسے دیکھ رہا ہے[۲۳۲]۔ ۹۶

۲۲۹۔ یعنی آخرت کی نعمتوں کے حق دار اس دنیا میں اگر تنہا تمھی ہو۔

۲۳۰۔ قرآن نے یہ یہود کو شرم دلائی ہے کہ آخرت اگر تمھارے ہی لیے خاص ہے تو اس کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیے کہ تم اپنے پروردگار سے ملاقات کے لیے موت کی آرزوئیں کرو، لیکن تمھیں معلوم ہی ہے کہ تم جینے کے کیسے حریص ہو۔ یہ حقیقت، ظاہر ہے کہ یہود کے لیے بڑی تلخ اور اُنھیں اپنی نگاہوں میں بالکل رسوا کر دینے والی تھی۔

۲۳۱۔ یعنی مشرکینِ عرب جنھیں ایک لمبی مدت تک نبیوں کی رہنمائی سے محروم رہنے کے باعث یہود اپنے مقابلے میں نہایت حقیر سمجھتے تھے۔ قرآن نے یہ واضح کیا ہے کہ دین و شریعت کی علم برداری کے بلند بانگ دعووں کے باوجود وہ اخلاقی طور پر ان مشرکین سے بھی گرے ہوئے ہیں۔

۲۳۲۔ یہاں اِس دیکھنے کا لازم مراد ہے۔ یعنی جب دیکھ رہا ہے تو انھیں لازماً ان کے جرائم کی سزا بھی دے گا۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org